بیادِ امامِ اہلِ سنت مجددِ ملت اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز

سہ ماہی بمبئی

افکارِ رضا

آپ سُنی ہیں اور امام احمد رضا کو نہیں جانتے؟

تعجب ھے!

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب

پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

تحریکِ فکرِ رضا ۱۶۷، ڈمٹمکر روڈ، ناگپاڑہ بمبئی ۴۰۰۰۰۸

سہ ماہی

افکار رضا

بمبئی

زیر ادارت:- محمد زبیر قادری

جلد ۱ ستمبر ۱۹۹۵ء / ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ شمارہ ۱

اللہ کے نام سے شروع

- تحریک فکر رضا - عصر حاضر کی عظیم عبقری شخصیت امام احمد رضا محدث بریلوی (۱۸۵۶ء - ۱۹۲۱ء) کے نام سے منسوب ہے - جن کی عبقریت کا یہ عالم تھا کہ ان کی حیات میں ہی علمائے عرب و عجم نے انہیں مجدد کے لقب سے نوازا - ان کی تصانیف امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم ذخیرہ ہے - یہ ہماری کوتاہی کہہ لیجئے یا طاغوتی طاقتوں کی سازشیں کہ آج بھی مسلمانوں کی اکثریت ان کے نام سے ناواقف ہے ، وہ مسلمان جن کے ایمان کی حفاظت کے لئے فاضل بریلوی ساری زندگی تگ و دو کرتے رہے -

ایک عرصہ تک امام احمد رضا فاضل بریلوی کی شخصیت پر پردے پڑے رہے - لیکن الحمد للہ رفتہ رفتہ اعلیٰ حضرت پر کام ہونے لگا - فاضل بریلوی کی شخصیت پر پڑے

دبیز پردوں کو اٹھانے میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اہم کردار ادا کیا۔ امام احمد رضا پر لکھنے والوں کے لئے آج وہ میر کارواں کی حیثیت رکھتے ہیں اور انہیں ماہر رضویات کے لقب سے نوازا گیا۔ آج یہ عالم ہے کہ دنیا کی متعدد یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔

"تحریک فکر رضا" امام احمد رضا محدث بریلوی کے افکار و نظریات کو عام کرنے کے لئے وجود میں آئی ہے۔ بلاشبہ اس راہ میں بہت دشواریاں ہیں اور ہماری ناتجربہ کاری بھی کوششوں میں حائل ہے لیکن ہمارا مقصد خالص ہے اور ہمیں اللہ رب العزت اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل اعتماد ہے کہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب رہیں گے۔ انشاء اللہ

اس تحریک کو یوں تو بیش تر علماء و دانشوران کی تائید و حمایت حاصل ہے لیکن ابتداء سے ہی جن احباب نے ہمارے حوصلوں کو بلند کیا اور جذبوں کو مہمیز کیا ان میں علامہ اقبال احمد فاروقی (مرکزی مجلس رضا) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، سید وجاہت رسول قادری (ادارہ تحقیقات امام احمد رضا) مفتی اشرف رضا قادری، ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی۔ محمد سعید نوری (رضا اکیڈمی)۔ مولانا عبدالمبین نعمانی۔ مولانا محمد شاکر نوری (امیر سنی دعوت اسلامی) سید عارف علی رضوی۔ مولانا مبارک حسین مصباحی (ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ)۔ مولانا غلام مصطفیٰ نجم قادری۔ اللہ بخش مکاندار رضوی۔ سید خواجہ معزالدین اشرفی۔ جناب معین الدین صاحب (مالک اجمیری بک ڈپو) وغیرہم ہیں۔

ادارہ ان تمام محسنین کا تہہ دل سے شکر گذار ہے۔

اک طرف اعدائے دیں، ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا، تم پہ کروڑوں درود!

افتتاحیہ

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ عالم اسلام کے عظیم 'دانائے راز' تھے، اُن کی مومنانہ فراست و بصیرت اپنے زمانے سے آگے دیکھتی تھی۔ — انہوں نے جو کچھ کہا، مستقبل نے اس کی تصدیق کی — وہ کون تھے؟ — وہ کیا تھے؟ — اللہ ہی بہتر جانتا ہے — ہم نے آج تک اُن کو نہ جانا نہ پہچانا — ۲۲ سال مسلسل مطالعے کے بعد یہ راز کھلا کہ وہ علم و دانش کے ایک سمندر تھے — ہم ابھی تک اس سمندر کے ساحل تک بھی نہ پہنچ سکے۔

— ایک علم وہ ہے جو ہم اسکولوں اور کالجوں میں حاصل کرتے ہیں —

ایک علم وہ ہے جو ہم یونیورسٹیوں اور دانش گاہوں میں حاصل کرتے ہیں —

مگر ایک علم وہ ہے جو حاصل کرنے سے حاصل نہیں ہوتا — جو عطا کیا جاتا ہے — جس پر اس کریم کا فضل ہوتا ہے اس کو دیا جاتا ہے — قرآن شاہد ہے تاریخ تصدیق کرتی ہے — یہ علم انبیاء و رسل کو دیا جاتا ہے — پھر انہیں کے صدقے علماء و عرفاء کو دیا جاتا ہے — یہ علم امام احمد رضا کو بھی دیا گیا — اسی علم کی ایک جھلک دیکھ کر ڈاکٹر سر ضیاء الدین انگشت بدنداں رہ گئے — اسی علم کی ایک جھلک دیکھ کر امریکی ہیئات داں پروفیسر البرٹ ایف۔ پورٹا دم بخود رہ گیا — اور اسی علم کی ایک جھلک دیکھ کر علمائے عرب و عجم حیران رہ گئے — امام احمد رضا کا یہ علم ابھی

ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہے ـــــ ہم تو اس علم کو بھی نہ پاسکے جو اُن کی فکر رسا نے پایا تھا ـــــ اس علم کی کیا بات کی جائے، جہاں عام انسانی فکر کی بھی رسائی نہیں۔

○

تاریخ و ادب کی کتابوں میں نہ جانے کیوں اس عظیم انسان کو نظر انداز کیا گیا ـــــ ارباب علم و دانش حیران ہیں ـــــ یکم دسمبر ۱۹۹۲ء کو بریلی جانا ہوا، وہاں ایک ملاقات میں ڈاکٹر وسیم بریلوی (صدر شعبہ اردو روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی) نے باتوں باتوں میں فرمایا ـــــ اردو ادب کی کتابوں میں امام احمد رضا کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟ ـــــ یہ غفلت کیوں برتی گئی؟ ـــــ جو دیکھ رہے تھے ہم جو سن رہے تھے، انہوں نے کیوں ذکر نہ کیا؟ ـــــ ڈاکٹر وسیم صاحب سراپا سوال بن گئے ـــــ گزشتہ بیس برسوں میں امام احمد رضا سے متعلق جو حقائق سامنے آئے ہیں انہوں نے ہر منصف مزاج ادیب، شاعر اور دانشور کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے ـــــ اس کی نظر میں بہت سی محترم ہستیاں، مجرم نظر آنے لگی ہیں ـــــ ماضی کی مجرمانہ غفلتوں کا یہ ردعمل ہوا کہ جنہوں نے امام احمد رضا کو دیکھا نہ تھا یا جن کو اتنا بدگمان کر دیا تھا کہ وہ دیکھنا نہ چاہتے تھے ـــــ وہ اب امام احمد رضا پر خود تحقیق کر رہے ہیں اور محققین کی نگرانی کر رہے ہیں۔

چنانچہ پروفیسر ڈاکٹر وسیم صاحب نے امام احمد رضا پر کام کا بیڑا اٹھایا وہ اس وقت مندرجہ ذیل تین اسکالروں کی نگرانی کر رہے ہیں:۔

۱۔ مولانا عبد النعیم عزیزی جو امام احمد رضا کی نثر نگاری پر روہیل کھنڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

۲۔ جناب مختار احمد صاحب جو امام احمد رضا کی شاعری پر اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

۳۔ نگہت فاطمہ صاحبہ جو امام احمد رضا کے برادر خورد مولانا حسن رضا خاں حسنؔ (شاگرد داغ بریلوی کے حالات اور ادبی خدمات پر اسی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔

اور یہ اسی غفلت کا ردِ عمل ہے کہ روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی کی اردو نصاب کمیٹی کے کنوینر پروفیسر نواب حسین خاں نظامی (شعبہ اردو، بریلی کالج) کی ذاتی کوشش سے پہلی مرتبہ ایم۔ اے (اردو) کے پہلے پرچے میں امام احمد رضا خاں بریلوی اور مولانا حسن رضا خاں بریلوی کی نعتیں شامل کی گئیں، عرصہ ہوا سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد میں ایم۔ اے اردو کے نظم کے پرچے میں پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کی کوشش سے امام احمد رضا کا نعتیہ قصیدہ شامل کیا گیا ——— پروفیسر نواب حسین خاں نظامی نے ایک اور اہم کام یہ کیا کہ ایم۔ اے (اردو) کے ساتویں پرچے میں جو ایک مصنف کے مطالعہ کے لیے مخصوص ہوتا ہے امام احمد رضا کا نام شامل کرایا۔ اس کی نظیر پاک و ہند کی کسی یونیورسٹی میں نہیں ملتی ——— پروفیسر نواب حسین خاں صاحب کی نگرانی میں سید مجیب الرضا، مفتی اعظم ہند مولینا مصطفےٰ رضا خاں "شخصیت و فن" کے عنوان پر ڈاکٹریٹ کے لیے تحقیق کر رہے ہیں اس کے علاوہ امام احمد رضا کے والد ماجد مولانا محمد نقی علی خاں کی حیات اور ادبی کارناموں پر بھی تحقیق کر رہے ہیں ——— آپ نے ملاحظہ فرمایا غفلتوں کا ردِ عمل کیا ہوا؟ ——— اور یہ اسی غفلت کا ردِ عمل ہے کہ بریلی کالج کے شعبۂ عربی کے انچارج پروفیسر محمود حسین بریلوی نے امام احمد رضا کے عربی آثار پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم۔ فل کیا اور پروفیسر

ڈاکٹر عبد الهادی ندوی نے موصوف کی نگرانی فرما کر عدل گستری اور وسعت قلبی کی روشن مثال قائم کی ـــــ پروفیسر محمود حسین بریلوی نے عربی کے ڈپلوما کورس میں تحقیق کے لیے نصابی شخصیات میں امام احمد رضا کا نام بھی شامل کرایا ـــــ یہ ایک اہم کام کیا ـــــ حق کو چھپایا نہیں جاسکتا ـــــ ایک وقت آتا ہے کہ چھپانے والے خود چھپتے پھرتے ہیں ـــــ

لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے مشہور محقق پروفیسر جے۔ ایم۔ ایس بلیان، علوم اسلامیہ کے بین الاقوامی اسکالر ہونے کے باوجود امام احمد رضا سے قطعاً واقف نہ تھے ـــــ ۶۵ سال کی عمر تک وہ بے خبر رہے، آج سے دس سال قبل جب باخبر کیا گیا تو حیران رہ گئے ـــــ اور اپنی بے خبری پر نادم و شرمسار ـــــ وہ حیران تھے کہ وہ بار بار پاک و ہند کے دانشوروں اور محققین و فضلاء سے ملے مگر کسی نے ذکر تک نہ کیا، کتابوں میں ذکر کرنا تو بہت دور کی بات ہے ـــــ ابتدا میں اُن کو یقین نہ آیا، پھر جب خود مطالعہ کیا تو اُن کی حیرانگی بڑھتی گئی ـــــ اب جب بین الاقوامی کانفرنسوں میں اسلامی موضوعات پر مقالات پڑھتے ہیں تو اس میں امام احمد رضا کا ذکر ضرور کرتے ہیں، چناں چہ فرانس، جرمنی، ہنگری وغیرہ کی بین الاقوامی کانفرنسوں میں جو مقالات پڑھے ان میں امام احمد رضا کی تصانیف سے استفادہ کیا ہے ـــــ ایک زمانہ تھا جب دانش گاہوں میں امام احمد رضا کا ذکر معیوب سمجھا جاتا تھا مگر اب ہر دانش گاہ میں امام احمد رضا پر اعتماد سے گفتگو کی جاسکتی ہے اور سننے والے سنتے ہیں ـــــ خود راقم نے ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کے کینڈی ہال میں خطاب کیا، امام احمد رضا پر کھل کر بات کی، اساتذہ و طلباء نے یہ گفتگو توجہ سے سنی بلکہ اجلاس ختم ہونے کے بعد جس والہانہ انداز سے

انہوں نے معانقہ و مصافحہ کیا اُس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ سچی باتیں سننے کے لیے بے چین تھے، اسی طرح بریلی جانا ہوا تو وہاں ڈاکٹر وسیم صاحب کے اصرار پر بریلی کالج کے شعبہ اُردو میں ۲ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو طلباء سے خطاب کیا اور امام احمد رضا کے بارے میں بعض حقائق بتائے، سب نے راقم کی باتیں اس توجہ اور ذوق و شوق سے سنیں گویا ان کو اپنے ہی گھر میں ایک خزانہ مل رہا ہو۔

○

امام احمد رضا کی شخصیت و فکر سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے بعض اہلِ علم نے اُن سے غلط باتیں منسوب کر دی ہیں ــــــ یہاں ہم صرف ایک مثال پیش کریں گے ــــــ ہندوستان کے مشہور فاضل مولوی ابوالحسن علی ندوی نے نزہۃ الخواطر میں امام احمد رضا سے متعلق جہاں بعض اچھی باتیں لکھی ہیں وہاں یہ بھی لکھ دیا ہے:۔

قلیل البضاعۃ فی الحدیث والتفسیر

(نزہۃ الخواطر، ج ۸، ص ۴۴)

(حدیث و تفسیر میں فرومایہ تھے)

لیکن حقائق کی روشنی میں علی میاں کی یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی ــــــ امام احمد رضا سے جب دریافت کیا گیا:۔

آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں درس کی ہیں؟

(امام احمد رضا: اظہار الحق الجلی: بمبئی، ۱۹۹۶ء، ص ۲۴)

تو آپ نے جواباً مندرجہ ذیل کتب حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

مسند امام اعظم و موطا امام محمد و کتاب الآثار امام محمد و کتاب الخراج امام ابو یوسف و کتاب الحج امام محمد و شرح معانی الآثار امام طحاوی

موطا امام مالک و مسند امام شافعی و مسند امام محمد و سنن دارمی و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و خصائص نسائی و منتقی الجارود و علل متناہیہ و مشکوٰۃ و جامع کبیر و جامع صغیر و ذیل جامع صغیر و منتقی ابن تیمیہ و بلوغ المرام و عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی و کتاب الترغیب و خصائص کبریٰ و کتاب الفرج بعد الشدۃ و کتاب الاسماء والصفات وغیرہ پچاس سے زائد کتب حدیث میرے درس و تدریس و مطالعہ میں رہیں۔

(اظہار الحق الجلی، ص ۲۴ - ۲۵)

جس محدث کے زیر مطالعہ پچاس سے زیادہ کتب حدیث رہی ہوں علم حدیث میں اس کے بلند مرتبہ کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کے اس جواب پر علم حدیث و فقہ میں ان کی تصانیف اور شروح و حواشی شاہد ہیں ـــــ امام احمد رضا کے تلمیذ رشید اور خلیفہ علامہ محمد ظفر الدین رضوی نے محدث بریلوی کی کتابوں سے اخذ کرکے احادیث کا ایک عظیم مجموعہ مرتب کیا تھا جو چھ مجلدات پر مشتمل تھا، اس کی دوسری جلد کے دیباچے میں وہ لکھتے ہیں:۔

ولنقدم قبل الشروع فی المقصود مقدمۃ۔ یشتمل فوائد التقطہا من تصانیف العلماء لا سیما سیدی و ملاذی، شیخی واستاذی . . . . . . مولانا الشاہ احمد رضا خان القادری الخ

(جامع الرضوی، حیدرآباد سندھ ۹۳ء، ج ۲، ص ۲)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ موصوف نے کتاب کے مقدمے میں بھی دوسرے علماء کے علاوہ خاص طور پر امام احمد رضا کی تصانیف سے استفادہ کرکے علم حدیث سے متعلق بہت سے بیش قیمت نکات و فوائد جمع کئے تھے

ـــــــــ علامہ موصوف نے مقدمہ میں اس قسم کے ۳۲ نکات کا ذکر کیا ہے جو صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۲۶ تک پھیلے ہوئے ہیں اور لائقِ مطالعہ ہیں۔ ـــــــــ

جامعہ ملیہ، دہلی کے استاد ایس ایم خالد الحامدی (شعبہ عربی) علم حدیث میں علمائے پاک و ہند کی خدمات پر تحقیق کر رہے ہیں، موصوف، راقم کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:۔

گزشتہ سال کے آخری چار مہینے .... میں، میں اپنے تحقیقی مقالے کے سلسلے میں اہم علمی مراکز، مدارس اور کتب خانوں کے دوروں پر رہا۔ الحمد للہ کافی مواد میسر آیا، بریلی بھی گیا تھا، وہاں کے حضرات نے اس سلسلے میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا تھا اور جب میں نے انہیں بتایا کہ اعلیٰ حضرت کی علم حدیث پر تالیفی خدمات کی تعداد ۴۰ تک پہنچتی ہے تو وہ دنگ رہ گئے۔ (محررہ ۲۰ ر فروری ۱۹۹۲ء)

غالباً علم حدیث میں اسی مہارت کی وجہ سے بعض علمائے عرب و عجم نے امام احمد رضا کو "امام المحدثین" تسلیم کیا ہے ـــــ پروفیسر ڈاکٹر اقبال احمد انصاری ندوی (سابق صدر شعبۂ علوم اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) نزھۃ الخواطر پر نظر ثانی فرما رہے ہیں، جب راقم نے ایک ملاقات میں ایسی غلطیوں کی طرف متوجہ کیا تو انہوں نے بڑی وسعتِ قلبی سے فرمایا کہ اغلاط کی نشاندہی کر دی جائے، اصلاح کر دی جائے گی ـــــ حقیقت میں امام احمد رضا کی شخصیت و فکر کے بعض گوشے ابھی تک محققین کی دسترس سے باہر ہیں۔

امام احمد رضا پر روز بروز نئی معلومات سامنے آتی جاتی ہیں ـــــ ابھی کی بات ہے یکم دسمبر ۹۲ء کو بریلی جانا ہوا، وہاں جامعہ نوریہ رضویہ کے استاد مولانا محمد حنیف رضوی نے مشہور درسی کتاب ہدیہ سعیدیہ پر امام احمد رضا کے

حواشی دکھائے ـــــ اس سے کچھ قبل صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری بہت سے مخطوطات لائے، صحیح بخاری شریف اور الاشباہ والنظائر پر امام احمد رضا کے قلمی حواشی بھی دکھائے جو علامہ اختر رضا خاں ازہری کی عنایت سے ملے ـــــ پروفیسر محمود حسین بریلوی کی عنایت سے بھی بہت سے مخطوطات ملے ـــــ علامہ توصیف رضا خاں (بریلی) نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ "ان کے پاس فتاویٰ رضویہ کی بارھویں جلد کا قلمی نسخہ موجود ہے ـــــ یہ چند علمی نوادر وہ ہیں جن کا علم حال ہی میں ہوا ہے ـــــ اس سے قبل امام احمد رضا کے بہت سے قلمی نوادرات سامنے آئے ـــــ ایک عظیم ذخیرہ راقم کے کتب خانے اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے کتب خانے میں موجود ہے ـــــ اور ایک عظیم خزانہ ابھی نظروں سے اوجھل ہے، ہر آنے والا دن ایک نئی خبر لے کر آ رہا ہے ـــــ

○

امام احمد رضا کی شخصیت و فکر پر جو پردے پڑے ہوئے تھے، ان کو اٹھانے کے لیے راقم نے ۱۹۷۰ء سے امام احمد رضا کو موضوعِ تحقیق بنایا اور امام احمد رضا کی تلاش میں چل پڑا ـــــ اب تک چل رہا ہوں، پانے کی جستجو میں لگا ہوا ہوں ـــــ ایک منزل آتے ہی دوسری منزل نظر آنے لگتی ہے ـــــ شوق، قلم کا رفیق سفر ہے۔ رواں دواں رکھتا ہے ـــــ اب تک نہ معلوم کتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور کتنے مقالے قلم بند کیے جا چکے ہیں مگر قلم کا سفر ہنوز جاری و ساری ہے اور نہ معلوم کب تک جاری رہے ـــــ اس وقت دنیا میں بہت سے ادارے امام احمد رضا پر کام کر رہے ہیں، ایسے اداروں میں رضا فاؤنڈیشن (لاہور) نہایت ممتاز ہے، یہ ادارہ حضرت علامہ مفتی محمد

عبد القیوم ہزاروی مدظلہ العالی (مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور) کی نگرانی میں فتاویٰ رضویہ کی از سرِ نو تدوین و تخریج، تزئین و ترتیب اور ترجمے کا کام کر رہی ہے اس وقت تک صرف جلد اوّل (مکمل) اور جلد دوم کا کچھ حصّہ نئی تدوین کے بعد مندرجہ ذیل چار ضخیم مجلدات میں شائع ہو گیا ہے:۔

جلد اوّل،	لاہور سنہ ۱۹۹۰ء،	صفحات ۸۳۵
جلد دوم،	لاہور سنہ ۱۹۹۱ء،	صفحات ۷۱۰
جلد سوم،	لاہور سنہ ۱۹۹۲ء،	صفحات ۷۵۶
جلد چہارم،	لاہور سنہ ۱۹۹۳ء،	صفحات ۷۶۰

فتاویٰ رضویہ بارہ مجلدات پر مشتمل ہے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی کی سرپرستی میں یہ اہم کام اسی رفتار سے ہوتا رہا تو ان شاء اللہ تعالیٰ فتاویٰ رضویہ کی چالیس سے زیادہ جلدیں ہو جائیں گے ــــــــ دیگر تحقیقی اداروں میں المجمع الاسلامی (مبارک پور) رضا اکیڈمی (لاہور) رضا اکیڈمی (یو۔کے) رضا اکیڈمی (بمبئی) وغیرہ قابل ذکر ہیں اور اشاعتی اداروں کی خدمات تو ناقابلِ فراموش ہیں ــــ عالمی جامعات میں جو کام ہوا ہے اس کی کچھ تفصیلات راقم نے اپنے مقالے امام احمد رضا اور عالمی جامعات (صادق آباد سنہ ۱۹۹۱ء) میں دی ہیں لیکن اب تحقیق کا دائرہ بہت وسیع ہو چکا ہے ــــ بیس سال قبل دنیا کی یونیورسٹیوں کے اربابِ بسط و کشاد سے اپیل کی تھی کہ وہ امام احمد رضا کی شخصیت و فکر کی طرف متوجہ ہوں، فضلاء کو تحقیق کی اجازت دیں، شکر ہے کہ یہ آواز صدا بصحرا نہ ہوئی بلکہ نقش کالحجر ہو گئی ــــــ کام کا آغاز ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے پھیلتا چلا گیا ــــ نئی نئی جہتوں سے کام ہو رہا ہے ــــــ اس وقت براعظم ایشیاء، براعظم امریکہ، براعظم افریقہ، اور براعظم یورپ کی تقریباً بیس

یونیورسٹیوں اور علمی اداروں میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی اُن سے علمی تعاون کر رہا ہے ــــــ پیش نظر مقالہ پاکستان نیشنل ہجرہ کونسل (اسلام آباد) کے ڈائریکٹر ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی فرمائش پر ۱۹۸۶ء میں لکھا گیا تھا، موصوف کی اجازت سے اس مقالہ کا عربی ترجمہ ۱۹۹۲ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے شائع کر دیا ہے اور اب ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اس کو شائع کر رہا ہے۔ جس کی دینی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں ــــــ اس مقالے میں جن علمی نوادرات کے عکس پیش کیے جا رہے ہیں وہ ان کرمفرماؤں کی عنایت سے ملے ہیں ــــــ مولانا ساجد علی خاں مرحوم مولانا خالد علی خاں صاحب، علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری، علامہ سبحان رضا خاں صاحب، مولانا سید ریاست علی قادری مرحوم، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، پروفیسر محمود حسین بریلوی ــــــ فقیر ان سب محسنین کا تہہ دل سے ممنون ہے۔

○

امام احمد رضا پر تحقیق کی ضرورت اس لیے محسوس کی جا رہی ہے کہ وہ سواد اعظم اہل سنت کے علم بردار ہیں ــــــ ان کے جذبے میں بڑا خلوص ہے ــــــ ان کی فکر میں بڑی گہرائی ہے ــــــ اس وقت عالم اسلام کو اُن کی ضرورت ہے ــــــ انھوں نے عشقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ملت کی فکری اساس قرار دیا ــــــ ان کے نزدیک زندگی عشقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عبارت ہے ــــــ جب تک یہ عشق ہماری رگ و پے میں نہیں سماتا، ہم زندہ ہوتے ہوئے بھی مُردہ ہیں ــــــ ایک زندہ ہزار مُردوں پر بھاری ہے ــــــ قرآن حکیم نے زندگی کے اس فلسفے کو بتایا ــــــ ہم زندہ ہو گئے تو کوئی مار نہیں سکتا ــــــ ہماری بدبختی کی انتہا ہے کہ ہم نصاریٰ سے آس لگائے

بیٹھے ہیں اور نصاریٰ کی دوستی پر فخر کرتے ہیں ـــــ ان کی اداؤں کو اپناتے شرم نہیں آتی ـــــ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کو اپناتے شرم آتی ہے ـــــ ہم گمراہی کی کس ظلمت میں گم ہو گئے ـــــ ؟ امام احمد رضا نے ستر سال قبل ملتِ اسلامیہ کو خبردار کیا تھا کہ نصاریٰ اور یہود و ہنود سب ملت اسلامیہ کے بد خواہ ہیں، ان سے دوستی نہ کرنا، ان کو اپنا نہ سمجھنا، ان کو رازدار نہ بنانا، جس نے ان کو خیر خواہ سمجھا، اس نے ٹھوکر کھائی ـــــ

امام احمد رضا کی نظر میں جمال مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا سمایا ہوا ہے کہ نظروں میں کوئی جچتا ہی نہیں ـــــ ان کے نزدیک ہماری ساری توانائیاں اور ہمارا جینا مرنا سب محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہے ـــــ کیا خوب فرمایا ؎

دھن میں زباں تمہارے لیے، بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے، اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

امام احمد رضا نے اس حقیقت کو سنجیدگی سے محسوس کیا کہ ملت اسلامیہ کو دامن مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وابستہ کرنے کی ضرورت ہے، یہ وہ حقیقت ہے جو آج اسلام کا درد رکھنے والا ہر دانشور محسوس کر رہا ہے ـــــ امام احمد رضا نے ہر اس فکر کے خلاف جہاد کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عام انسان کی صف میں کھڑا کرنے کی کوشش کر رہا تھا، آج بھی دین کے لبادے میں بہت سی جماعتیں اس کوشش میں مصروف ہیں ـــــ امام احمد رضا نے سقوط سلطنت اسلامیہ کے فوراً بعد پست ہمت مسلمانوں کے حوصلہ بڑھائے، اُن کے دلوں کو عشقِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گرمی سے گرمایا اور اسی دولتِ عشق کا احساس دلا کر کم مائیگی کا احساس مٹایا ـــــ امام احمد رضا نے ایک بھرپور

تحریک چلائی، آج کے تاریک دور میں اسی جذبۂ عشق کی ضرورت ہے جو کمزوروں کو توانا، مغلوبوں کو غالب، محکوموں کو حاکم اور غلاموں کو بادشاہ بنا دیا کرتا ہے

———— امام احمد رضا، عاشقوں کے سردار اور اس سواد اعظم اہلِ سنت کے علم بردار تھے جو کبھی پورے عالم اسلام پر چھایا ہوا تھا ———— ایک زمانہ تھا جب مسلمانانِ پاک و ہند اور بنگلہ دیش میں اہلِ سنت وجماعت کے علاوہ کوئی نہ تھا، حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ سات سو برس پہلے کے دینی ماحول کا اپنے ایک شعر میں یوں نقشہ کھینچتے ہیں :-

زہے ملک مسلماں خیز دیں جوئے   کہ ماہی سُنّی خیزد از جوئے

ترجمہ : واہ ! ہندوستان کیسا مسلمان خیز اور اسلام کے متلاشیوں کا ملک ہے، یہاں تو نہر سے مچھلی بھی نکلتی ہے تو وہ بھی سُنّی ہوتی ہے

اور تقریباً چار سو برس پہلے کی دینی فضا کا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ یوں ذکر فرماتے ہیں :-

تمام سکانِ آں از اہل اسلام بر عقیدۂ حقۂ اہلِ سنت وجماعت اند ونشانے از اہل بدعت و ضلالت دراں دیار پیدا نیست وطریقۂ مرضیۂ حنفیہ دارند (ردّ روافض، لاہور ۱۹۶۳ء، ص ۹)

ترجمہ : ہندوستان کے تمام مسلمان باشندے اہلِ سنت وجماعت کے سچے عقیدے پر قائم ہیں اور اس ملک میں بدعتیوں اور گمراہوں کا نام و نشان تک نہیں، سب کے سب حنفی ہیں۔

ان حقائق وشواہد سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ چند صدیاں پہلے پاک و ہند اور بنگلہ دیش کی دینی فضا کیسی تھی ؟ اور اب جو حال ہے، آپ کے سامنے ہے، گویا یہ ممالک ایک چراگاہ ہیں جہاں ہر کوئی چرتا پھرتا ہے ————

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے بدعتی اور بدعقیدہ کے متعلق جو اظہار خیال فرمایا ہے۔ امام احمد رضا، ندوۃ العلماء کے سُنی عالم مولانا محمد علی مونگیری کے نام ایک مکتوب میں اس کا یوں ذکر فرماتے ہیں :۔

حضرت شیخ مجدد الف ثانی صاحب رحمہ اللہ کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور اس عین ہدایت کے امتثال کی اُمید رکھتا ہوں، حضرت مجدد اپنے ایک مکتوب شریفہ میں ارشاد فرماتے ہیں :۔

" فساد مبتدع زیادہ از فسادِ صحبت صد کافراست "

(مکتوبات امام احمد رضا خاں بریلوی، لاہور ۱۹۸۶ء ص ۹۰ - ۹۱)

امام احمد رضا ہر بدعتی اور بدعقیدہ کو کافر و مشرک سے زیادہ خطرناک سمجھتے تھے اسی لیے زندگی بھر اہلسنت و جماعت کے عقائد کی حفاظت کرتے رہے۔ عقیدہ ہی فکری اتحاد کی بنیاد ہے، یہ بکھر گیا تو ملت بکھر گئی ـــــ دشمنانِ اسلام نے رخنے ڈال کر ملتِ اسلامیہ کو ٹکڑیوں میں تقسیم کرنا شروع کیا ـــــ امام احمد رضا ہر تقسیم کے خلاف تھے ـــــ وہ اتحاد عالم اسلامی کے داعی تھے ـــــ جب کارواں لُٹ رہا تھا، وہ لوٹنے والوں کا تعاقب کر رہے تھے اور لُٹنے والوں کے دامن کھینچ کھینچ کر بُلا رہے تھے ـــــ سیدھے راستہ سے ہٹ کر نئی نئی راہیں بنانے والوں کا پیچھا کر رہے تھے ـــــ امام احمد رضا کے زمانے میں ظاہر ہونے والی تمام نئی نئی تحریکوں کے نتائج آج ہمارے سامنے آچکے ہیں ـــــ ان نتائج کو سامنے رکھ کر امام احمد رضا کے فکر و تدبر کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے ـــــ کوئی صاحبِ ہمت جوانِ صالح اس طرف متوجہ ہوں! ـــــ امام احمد رضا کے فکر و تدبر کے عظیم ذخیرے جس کو فتاویٰ رضویہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، کھنگالیں

—— اس خدا داد دانش کا خود نظارہ کریں اور دوسروں کو نظارہ کرائیں —— آج ہم کو امام احمد رضا کی ضرورت ہے —— وہ دلوں کی آواز ہیں —— وہ وقت کی پکار ہیں ؎

تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی!

۲۴ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ	احقر محمد مسعود احمد
۸ جنوری ۱۹۹۳ء	کراچی - سندھ - پاکستان

(مندرجہ بالا افتتاحیہ "محدث بریلوی" سے ماخوذ ہے جو پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی تالیف ہے۔)



بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب
پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

کس "لطافت" کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

○ماہر رضویات ڈاکٹر محمد مسعود احمد (کراچی)

مرسلہ رسالہ اور تینوں نوازش نامے موصول ہوئے۔ یاد آوری اور کرم فرمائی کا ممنون ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو اور سب معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین خلوص سے کام کئے جائیں۔ انشاء اللہ تائید غیبی آپکی رفیق راہ رہے گی۔

○علامہ اقبال احمد فاروقی۔ مرکزی مجلس رضا (لاہور)

آپ کا گرامی نامہ ملے کئی دن ہوگئے مجھے حضرت داتا گنج بخش کے عرس کی تقریبات کے علاوہ "اعلیٰ حضرت کانفرنسوں" میں بڑی مصروفیت رہی۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نجم قادری کا گرامی نامہ آیا تھا۔ واقعی وہ پی ایچ ڈی میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی صاحب نے مجھے کئی مضامین بھیجے ہیں وہ اچھے اسکالر ہیں۔ ان کی انگریزی تحریریں برطانیہ سے چھپ کر آئی ہیں۔ مجھے آپ کی "فکر رضا" کی تحریک سے بے پناہ دلچسپی ہے۔ خدا کرے آپ لوگ اپنے وسائل میں رہتے ہوئے یہ کام سرانجام دے سکیں۔ آپ کا اسٹیکر بھی ملا تھا۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ایک تحریک پیدا کرتی ہیں انہیں دیکھ کر لوگ حوصلہ سے کام کرنے لگتے ہیں۔

○ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی)

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا دل کی گہرائی سے آپ کو "تحریک فکر رضا" کی پہلی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ادارہ کو استقامت کے ساتھ

فکر رضا عام کرنے کی مزید توفیق اور ہمت عطا فرمائے اور آپ کی ٹیم کے تمام نوجوانوں کو مزید حوصلہ نصیب کرے (آمین) ادارہ ہذا انشا. اللہ ہمیشہ آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کرتا رہے گا۔ اور ہم آپ کے لئے دعا گو بھی رہیں گے۔

○ مولانا عبدالمبین نعمانی (اعظم گڑھ)

نوازش نامہ تشریف لایا۔ یاد آوری سے خوشی ہوئی۔ امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری پر بھی کتابوں کی اشاعت ہونی چاہئے اور ادبی حلقوں میں پھیلانا چاہئے تاکہ جس طرح پاکستان میں یونیورسٹی کا طبقہ اعلیٰ حضرت سے واقف ہو چکا ہے اسی طرح ہندوستان میں بھی ادبی حلقہ اور یونیورسٹی سے متعلق دانشور حضرات امام احمد رضا کی کم از کم شعری و ادبی حیثیت سے واقف ہوں۔ ادیب و شاعر کو اچھے اشعار سے متاثر کرانا آسان ہے کیونکہ اس سلسلے میں کوئی فرقہ و عقیدہ آڑے نہیں آتا۔ پھر ادیب و شاعر بالعموم کسی خاص مسلک کے پابند نہیں ہوتے۔ غیر مسلم ادبا. و شعرا بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ کام نہ ہونے کے برابر ہوا ہے۔ ایسے سیمینار بھی کرائے جائیں جس میں صرف مشہور ہی قلم کار نہ بلائے جائیں بلکہ عام ادبا. و شعرا کو بھی دعوت فکر دی جائے۔ اسی طرح افکار رضا کو عام سے عام تر کرنے میں مدد ملے گی۔ اور ہم ایک اہم فریضے سے بھی سبکدوش ہوں گے۔

○ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بریلی شریف)

---ڈاک سے "جہان رضا" اور مقالہ "قرآن، سائنس اور امام احمد رضا" موصول ہوئے۔ آپ کی محبت کا یہ فقیر معترف ہو گیا اور اس کے لئے مشکور بھی ہے۔ بمبئی میں برکت عظیم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی شخصیت اور کارناموں کو اجاگر کرنے کے لئے "تحریک فکر رضا" کا قیام ایک مبارک قدم ہے۔ میری نیک تمنائیں اس کے ساتھ ہیں اور دعا ہے کہ یہ ادارہ رضویات کے فروغ میں ایک سنگ میل ثابت ہو۔

○ علامہ محمد احمد مصباحی۔ جامعہ اشرفیہ (مبارک پور)

مرسلہ کتاب "قرآن، سائنس اور امام احمد رضا" دستیاب ہوئی۔ آپ کے حوصلہ مند عزائم اور پاکیزہ جذبات معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی۔ رب تعالیٰ کامیابی بخشے اور غیبی تائیدات سے نوازے۔

○ مولانا مبارک حسین مصباحی۔ ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ (مبارک پور)

یہ جان کر مسرت ہوئی کہ آپ حضرات نے فکر رضا کی تبلیغ و اشاعت کیلئے ایک ادارہ کی بنیاد ڈالی ہے یہ ایک بڑا موثر، بروقت اور فکر انگیز اقدام ہے۔ نوجوان کسی بھی ملت کے دل و دماغ ہوتے ہیں۔، یہ اگر آگے آئیں تو بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ میرے لائق جو بھی خدمت ہو تحریر فرمائیں۔

○ مولانا مجد احمد قادری (ناگور۔ راجستھان)

مرسلہ "قرآن، سائنس اور امام احمد رضا" موصول ہوئی۔ آج کل جبکہ دین حق مذہب اہل سنت پر جو طرفہ حملے ہو رہے ہیں۔ کفر و الحاد، مغربی میڈیا، فرقہائے باطلہ کا گمراہ کن لٹریچر ہر زبان میں دستیاب ہے۔ جس کا اثر نئی نسل پر بے حد خطرناک ثابت ہو رہا ہے جبکہ سنی عوام و چند علماء کرام جلسے، جلوس اور کانفرنسوں میں اپنی قوت و انرجی صرف کر رہے ہیں۔ ان کا اثر عوام پر عارضی ہے۔ دانشور و تعلیم یافتہ طبقہ جلسوں اور کانفرنسوں سے زیادہ صحت مند لٹریچر کا متلاشی ہے۔ اس حقیقت سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ موجودہ دور میں وہی جماعت جانی مانی اور پہچانی جائے گی جس کے پاس صحت مند لٹریچر کا ذخیرہ ہر زبان میں ہوگا۔ آج فرقہائے باطلہ کا لٹریچر تقریباً اکثر زبانوں میں مارکیٹ میں موجود ہے۔ اپنے یہاں ابھی تک کنزالایمان شریف ہندی میں

دستیاب نہیں ۔ اے کاش کسی مخیر صاحب کو توفیق رفیق حاصل ہوجائے کہ وہ کنزالایمان شریف کو عربی متن کے ساتھ اردو ہندی میں ایک ساتھ شائع فرماکر سنیوں کی طرف سے کفارہ ادا کریں اور ہندی داں طبقہ پر احسان کریں اور انہیں فرقہائے باطلہ کے غلط ترجموں کی گمراہی سے بچائیں ۔

○ سید خواجہ معزالدین اشرفی (حیدرآباد)

کرمنامہ اور اسٹیکر (آپ سنی ہیں اور امام احمد رضا کو نہیں جانتے؟ تعجب ہے !!) ہمدست ہوا ۔ ایک سنجیدہ تحریر ہے در حقیقت امام اہل سنت علیہ الرحمہ کے تعارف کا عمدہ ذریعہ اور ناواقف حضرات کے فکر ومزاج پر دستک کے علاوہ واقف کاروں کے لئے بھی ایک سوالیہ نشان ہے ۔ آج سینکڑوں کتب ابھی منظر عام پر نہیں آئیں ۔ ان کی اشاعت کے لئے آپ کا اسٹیکر کنجی کا کام دے گا مجھے امید ہے کہ آپ کی تحریر ایک تحریک بن جائے گی ۔

بقیہ : خبرنامہ

احمد کی شخصیت اور علمی مقام پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں ۔ ○ " علامہ حسن رضا خاں حیات اور شاعری " موضوع پر نگہت فاطمہ صاحبہ روہیل کھنڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں ۔ ○ " مفتی اعظم ہند ۔ حیات اور شاعری " عنوان پر مجیب رضا صاحب پی ایچ ڈی کر رہے ہیں ۔ ○ محمد حسن قادری صاحب مولانا نقی علی خان " حیات اور ادبی کارنامے " کے عنوان پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں ۔ ○ مختار احمد صاحب امام احمد رضا کی شاعری پر روہیل کھنڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں ۔ ○ مولانا امجد رضا خاں صاحب (پٹنہ) پی ایچ ڈی کے لئے " امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں " موضوع پر کام کر رہے ہیں ۔

یوم رضا

۱۔ امسال بریلی شریف میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کے ۷۶ ویں عرس کی شاندار تقریبات ۲۳، ۲۴، ۲۵ جولائی ۱۹۹۵ء کو منعقد ہوئیں۔ اس موقع پر ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش،، سری لنکا، افریقہ وغیرہ سے لاکھوں مریدین نے شرکت کی۔ اس موقع پر جید علماء کرام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

۲۔ رضا اکیڈمی (بمبئی) کے زیر اہتمام عرس اعلیٰ حضرت کا انعقاد ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۵ جولائی ۱۹۹۵ء بروز منگل کو کیا گیا۔

۳۔ تحریک فکر رضا (بمبئی) کی جانب سے مدرسۂ ادب، چوکی محلہ (بمبئی) میں یوم رضا منایا گیا۔ جس میں مدرسہ کے طلباء اور نوجوانوں کو فاضل بریلوی کا تعارف پیش کیا گیا۔

۴۔ دبئی میں ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ کو جامع مسجد العظیم الراس میں عرس رضا کی تقریبات کا انعقاد ہوا جس میں مشہور و معروف نعت خواں حضرات نے حصہ لیا اور علماء اہل سنت نے سیرت اعلیٰ حضرت پر روشنی ڈالی۔ نیز مسجد فیضان مدینہ دبئی میں عرس اعلیٰ حضرت منایا گیا۔ اس کے علاوہ الحاج محمد یوسف نوری خلیفۂ حضور مفتی اختر رضا خاں صاحب نوری کے مکان پر دبئی میں حضور اعلیٰ حضرت کا عرس منایا گیا۔ ہر سہ جگہ کثیر تعداد میں احباب اہل سنت نے شرکت فرماکر اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

۵۔ شیخ الاسلام امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی کا عرس جامع مسجد شمع نگر بھیونڈی رضا سوسائٹی کی جانب سے ۲۵ جولائی ۹۵ء کو منایا گیا۔

۶۔ مورخہ ۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ کو دار العلوم خیریہ نظامیہ سہسرام میں امام اہل سنت کی یاد میں قرآن خوانی کا نظم کیا گیا۔اور ۱۸ ختم تلاوت قرآن پاک کا ثواب بخش کر حضرت کی روح پاک کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

۷۔ مورخہ ۳۰ جولائی ۹۵ء بروز اتوار سنی جامع مسجد (ویرار) کے زیر اہتمام پہلی بار جشن اعلیٰ حضرت بڑے ہی شان و شوکت سے منایا گیا۔

۸۔ ہر سال کی طرح امسال بھی انجمن خیر المومنین مدرسہ عربیہ (کرلا) میں عرس اعلیٰ حضرت نہایت اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔

۹۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے ۷۶ ویں، عرس پاک کے موقع پر انجمن انوار رضا کی جانب سے نصیر آباد (جلگاؤں) کی سرزمین پر ایک بہت ہی شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔

۱۰۔ امسال امام اہل سنت شاہ احمد رضا بریلوی کا عرس مبارک ۲۵ صفر ۱۴۱۶ھ کو دار العلوم محبوب سبحانی (کرلا) بمبئی میں بزم فیضان رضا کی جانب سے نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد کیا گیا۔

۱۱۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی کا جشن مورخہ ۲۵ صفر ۱۴۱۶ھ رضا مسجد، رام گڑھ، گوشام روڈ، ملنڈ، بمبئی کے اندر نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔

۱۲۔ دار العلوم اہل سنت ناسک میں ۲۴ صفر بروز پیر کو عرس اعلیٰ حضرت منایا گیا۔

○ رضا اکیڈمی (بمبئی) نے عرس رضا کے موقع پر مجلہ "یادگار رضا" کا اجراء کیا۔ جس میں ملک کے ممتاز علماء و دانشور حضرات کے مقالے یکجا کئے گئے ہیں۔

○ رضا اکیڈمی (اسٹاک پورٹ۔ برطانیہ) نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا فتویٰ "گستاخ رسول کی سزا" کا انگریزی ترجمہ شائع کرکے سارے یورپ میں تقسیم کیا ہے۔ اس فتویٰ کے ساتھ علامہ احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ کا چیف جسٹس فیڈرل کورٹ شریعت کورٹ پاکستان کی عدالت میں وہ بیان بھی شائع کیا ہے جو آپ نے "گستاخ رسول کی سزا" کے متعلق ۲۵ نومبر ۱۹۸۵ء میں ریکارڈ کرایا تھا۔ پھر بانی مجلس حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا مقدمہ بھی ساتھ ہی شائع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر مطلوب حسین (ایم اے۔ پی ایچ ڈی) نے کیا ہے۔ ○ جناب محمد خطاب نے فاضل بریلوی کی حیات و تعلیمات پر "The Reviver of Islam" کے نام سے انگریزی میں کتاب تصنیف کی ہے جسے رضا اکیڈمی برطانیہ نے شائع کیا ہے۔ ○ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی نے اعلیٰ حضرت کے تین رسالے "اہمیت زکوۃ۔ فوائد صدقات اور دعوت میت" کے تراجم بزبان انگریزی کر دیئے ہیں۔ جلد ہی رضا اکیڈمی برطانیہ سے شائع ہو جائیں گے۔ ○ اعلیٰ حضرت کے عرس میں پاکستان میں پندرہ ماہناموں نے "اعلیٰ حضرت نمبر" شائع کئے۔ ○ المختار پبلی کیشنز (کراچی) نے پروفیسر مسعود احمد کی مرتب کردہ "انتخاب حدائق بخشش" بڑے ہی خوبصورت انداز میں شائع کر دی ہے ○ علامہ فیض احمد اویسی "شرح حدائق بخشش" مرتب کر رہے ہیں۔ جس کی تین جلدیں المختار پبلی کیشنز سے شائع ہو کر منظر عام پر آگئی ہے۔ ○ مظفر پور یونیورسٹی (بہار) سے ایک اسکالر اعجاز انجم (مدرس منظر اسلام) مسعود ملت پروفیسر محمد مسعود

بقیہ صفحہ ۲۰ پر

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے ایک اقتباس

(حضور ایک صاحب کی طرف متوجہ ہو کر حکم مسئلہ ارشاد فرما رہے تھے
ایک اور صاحب نے یہ موقع قدمبوسی سے فیضیاب ہونے کا اچھا سمجھا
قدمبوس[ف۱] ہوئے فوراً چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا اور ارشاد فرمایا اس
طرح میرے قلب کو سخت اذیت ہوتی ہے یوں تو ہر وقت قدمبوسی ناگوار
ہوتی ہے مگر دو صورتوں میں سخت تکلیف ہوتی ہے ایک تو اس وقت کہ
میں وظیفہ میں ہوں۔ دوسرے جب میں مشغول ہوں اور غفلت میں کوئی
قدمبوس ہو کہ اس وقت میں بول سکتا نہیں (پھر فرمایا) کہ میں ڈرتا ہوں
خدا وہ دن نہ لائے کہ لوگوں کی قدمبوسی سے مجھے راحت ہو اور جو قدمبوس
نہ ہو تو تکلیف ہو کہ یہ ہلاکت ہے (پھر فرمایا) تعظیم[ف۲] اسی میں ہے کہ جس بات
کو منع کیا جائے وہ پھر نہ کی جائے اگرچہ دل نہ مانے کون مسلمان ہے کہ جب
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سنے تو سجدہ کرنے اور سر
جھکا دینے کو اس کا دل نہ چاہے واللہ العظیم اگر سجدہ کیا جائے تو مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوں گے راضی نہ ہوں گے ورنہ ہم سے
تو سجدہ بھی ان کی عظمت کے لائق نہیں ہو سکتا۔ اُن کو فرشتوں نے سجدہ
کیا اُن کو جبرئیل[ف۳] نے سجدہ کیا۔

ف۱ قدمبوسی کی، ف۲ تعظیم یہی ہے کہ جس سے نہی کی جائے اُسے نہ کیا جائے۔

ف۳ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جبریل و ملائکہ نے سجدہ کیا۔

مہ حضرت قدس سرہ کو اپنی قدمبوسی نہایت ناگوار ہوتی بارہا لوگوں کو اس سے سختی سے منع فرمایا
۱۲ مؤلف غفرلہ

تحریکِ فکرِ رضا

ہمارے مقاصد:

- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے افکار و نظریات کو زیادہ سے زیادہ متعارف کرانا۔
- علمائے اہلِ سنّت و جماعت کی رہنمائی میں مفکرین اور محققین کی ایک ٹیم کا فکرِ رضا کی ترویج و اشاعت میں دن رات کوشاں رہنا۔
- امام احمد رضا کی تصانیف کو سہل انداز میں جدید اسلوب کے ساتھ شائع کرنا۔
- امام احمد رضا کی تصانیف کو ملک کی مختلف اور بین الاقوامی زبانوں میں شائع کرانا۔
- اربابِ فکر و دانش کو امام احمد رضا کی تحقیقات کی طرف متوجہ کرنا۔
- ہر اُٹھتے ہوئے سوالوں کو امام احمد رضا کی تحقیقات کی روشنی میں جواب دینا۔

فکرِ رضا کو عام کرنے کے لیے آپ ہمارا تعاون کیجیے۔
آپ کا تعاون جہاد بالقلم میں ہمارا مددگار ہوگا۔